السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شعبان کی پندرہویں تاریخ یعنی شب برات کے موقع پر لوگ مسجدوں میں اکٹھے ہوکر نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اس سلسلے میں صحیح احادیث موجود ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شب برات کی فضیلت کے سلسلے میں ایک بھی حدیث ایسی نہیں ہے جسے صحیح قرار دیا جاسکے۔ البتہ چند احادیث کے بارے میں علماء حدیث نے کہا ہے کہ یہ صحیح تو نہیں ہیں البتہ حسن درجے میں ہیں۔ لیکن بعض علماء انہیں حسن بھی نہیں قرار دیتے۔

ان کے نزدیک شب برات کے سلسلے میں وارد تمام حدیثیں ضعیف ہیں۔

بالفرض اگر ہم ان چند احادیث کو حسن بھی تسلیم کرلیں تب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالحین سے یہ روایت نہیں ملتی کہ انھوں نے شب برات کے موقعے پر مسجدوں میں جمع ہوکر نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کیا ہو۔ جو کچھ ان روایتوں میں ہے وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ کوئی خاص اور متعین قسم کی دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد نہیں ہے۔ لوگ اس رات کچھ خاص دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں بہت چھوٹا تھا تو لوگوں کی دیکھا دیکھی میں بھی اس رات نمازیں پڑھتا تھا اور دو رکعت درازی عمر کی نیت سے دو رکعت لوگوں سے بے نیازی کی نیت سے نمازیں پڑھتا تھا۔ سورہ یسین کی قرآءت کا خاص اہتمام کرتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ یہ چیزیں ایسی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا ان پر عمل منقول نہیں ہے۔ عبادت کے معاملے میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہم اسی چیزیں پر توقف کریں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اپنی طرف سے کسی نئی چیز کی ایجاد کسی بھی طور پر جائز نہیں ہے۔ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عبادات جنھیں اصطلاحاً امر تعبدی بھی کہتے ہیں ان کے ادا کرنے میں اسی وقت ثواب ہوتا ہے جب یہ عین خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہوں نہ زیادہ نہ کم۔ کیوں کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کہ وہ کس طرح اپنی عبادت کروائے۔ اس نے جس طرح عبادت کا حکم دے دیا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اسی طریقے سے عبادت کریں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں ناراضی کا اظہار کرتا ہے۔ جو عبادات میں اپنے طرف سے نئی چیزیں ایجاد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أَم لَهُم شُرَكـٰؤُا۟ شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ ..... ٢١ سورة الشورىٰ

''کیا انھوں نے لوگوں کے لیے دین میں ان چیزوں کو شریعت بنالیا ہے جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا تھا۔''

ہمیں چاہیے کہ اس رات کو ہم صرف اتنا ہی کریں جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور وہی دعائیں مانگیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

تیوہار اور عید، جلد:1، صفحہ:205

محدث فتویٰ